2۔ نعت

امیر مینائی

(1832ء۔۔۔1900ء)

تعارف

منشی امیر مینائی، نصیر الدین حیدر (شاہ اودھ) کے عہد میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولوی کرم محمد تھا۔ آپ حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنوی کی اولاد میں سے تھے، اس لیے اپنے نام کے ساتھ "مینائی" لکھتے تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مفتی سعد اللہ رامپور سے حاصل کی۔ بعد ازاں تعلیم کی تکمیل کے لئے علمائے فرنگی محل کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ منشی مظفر علی اسیر سے شاعری میں اصلاح لی کم عمری میں ہی شاعری میں بلند مقام حاصل کر لیا ابھی آپ کی عمر بیس سال تھی کہ نواب واجد علی خان نے اپنے دربار میں طلب کیا اور کلام سونا بحالی سال رام پور کے نواب یوسف علی خان اور نواب کلب علی خان کے استاد رہے۔ مرزا داغ نے انہیں حیدر آباد بلوایا وہاں جاتے ہیں بیمار ہو گئے اور اسی بیماری کے دوران انتقال ہوا۔

سادگی اور روانی:

امیر مینائی کا شمار اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تمام اصناف میں شاعری کی غزل اور نعت کی طرف زیادہ رجحان رہا۔ آپ کی شاعری زبان و بیان کی خوبی اور فکر و خیال کا مجموعہ ہے۔ ان کی نعتوں میں آمد کا رنگ غالب ہے انہوں نے الفاظ و تراکیب کا استعمال بھی محتاط ہو کر کیا ہیں اور حضرت المکان سادگی اور روانی کا بہلو وش نظر رکھا ہے۔ ان کی نعتوں میں درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف میں دو عشقیہ دیوان: "سیر اۃ المحبب"، "صنم خانہ عشق" اور ایک نعتیہ دیوان "محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" شامل ہیں۔ انہوں نے شاعروں کا ایک تذکرہ "انتخاب یادگار" کے نام سے مرتب کیا۔ ان کا نا تمام لغت "امیر اللغت" بھی ان کا ایک اہم علمی کارنامہ ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صبا	صبح کی ہوا	طوطی	ایک کوش آواز پرندہ
تذکرہ	ذکر	یکسو	ایک جانب، ساکن
چار سو	چار طرف	حرمت	عزت، احترام
مکاں	مادی دنیا، جس کی حد ہے	لامکاں	غیر مادی جہاں
بے داغ	داغ کے بغیر	بے خار	کانٹے کے بغیر

اشعار کی تشریح

شعر ۱۔ صبا بے مشک آتی ہے ینے سے تو ہے کہ
تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بو ہے

تشریح:

شاعر امیر مینائی نعتیہ اشعار کی صورت میں ستایا مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں رطب اللسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صاحب جلتی ہے تو ہار، سو خوشبو لے ہونے ہوتی ہے۔ وہ صبح سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ صاحب سب تو مدینہ سے ہو کر آتی ہے تو تمہیں بہت خوش بو بھی ہوتی ہے۔ بے شک تم میں ضرور خوشبو ہوگی کیوں کہ تم میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گلیوں سے ہو کر آتی ہے۔ ہم انسانوں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت بے پناہ عنایات اور بے شمار نوازشات ہیں۔ چنانچہ شاعر اپنے زاویہ نگاہ سے صبح کے منظر کو بیان کرتے ہوئے صبح کی ہوا کو مدینے کی خوشبوؤں میں بسا ہوا محسوس کرتا ہے۔

شعر ۲۔ سنی ہم نے ملوطی و بلبل کی باتیں
تیرا غنچہ کرے یہ تیری گفتگو ہے

تشریح:

شاعر امیر مینائی صبح کے حسین وقت کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صبح کے کھلنے وقت میں جب ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آتی ہیں تو ہمیں کی خوشبو گلو بلبل سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ جس کے پاس جائیں وہ رسالت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہی ہر کلی گفتگو ہو رہی ہوتی ہے۔ کائنات کی ہر شے روح کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا بیان کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔

شعر ۳۔ جیوں تیرے در پہ مارو ترے در پہ
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

تشریح:

مسلمان ہونے کی نسبت سے صلی اللہ علیہ وسلم پر زبان لانے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس شعر میں مینائی اپنی خواہش کا اظہار انتہائی انکسار کے ساتھ کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ شاعر چاہتا ہے کہ میں اپنی زندگی کی باقی دن بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر ہی پورے کرنا چاہتا ہوں۔ میرا جینا اور میرا مرنا سب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ہیں، وہ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی سجدہ ریز ہو اور جب موت آئے تو وہ بھی مدینے میں آئی ہیں میری ولی خواہش اور یہی میری ولی تمنا ہے۔

شعر ۴۔ جسے جس طرف آنکھ جلوہ ہے اس کا
جو یک سو ہے دل تو وہی چار سو ہے

تشریح شعر کے اندر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار دکھائی دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ظلمت اور بلوت میں ظلمت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے دل میں راسخ ہے۔ شاعر سے مراد ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ہر صرف فرشتے بلکہ خود خدا تعالی بھی حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس لیے ہمارے ایمان کا حاصل آپ ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی ہی محبت ہے۔

شعر ۵۔ تیری راہ میں خاک ہو جاؤں

مر کر بھی میری حسرت یہی آرزو ہے

تشریح:

اس کائنات کی تخلیق کا سبب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے امیر مینائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور راہ حق کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں جب تک زندہ رہوں ضرعت محمدی ﷺ پر زندہ رہوں۔ آپ ﷺ کی عائلی دینی تعلیمات پر عمل کرتا رہوں۔ آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔ اگر دل آپ ﷺ کی طرف لگا جائے تو ہر طرف آپ ﷺ ہی نظر آتے ہیں اور اسی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

شعر ۶۔ یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تُو لا مکاں میں بھی تُو ہے

تشریح: امیر مینائی امام الانبیاء ﷺ سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان بہر حال کی ایک ہی پاک ﷺ ہستی ہے اور نہیں۔ آپ ﷺ وہ تخلیق کائنات ہیں۔ اس کائنات کا حسن آپ ﷺ ہی کا مرہون منت ہے۔ آپ ﷺ نے انسان کو جہاں کے گورکھ سے بچا کر کامیابی کے راستے پر چلایا۔ دونوں جہان آپ سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے جہالت اور پسماندگی میں ڈوبے ہوئے

معاشرے کو نور سے منور کر دیا۔ آپ ﷺ بشری بھی ہیں اور نوری بھی۔ اس دنیا میں آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے انسانی شکل میں بھیجا کہ انسانوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے فیض یاب کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ دنیا میں بشری حیثیت سے آئے اور آخرت کی زندگی میں آپ ﷺ کی حیثیت نوری ہوگی۔

شعر ۷۔ جسے داغ لالہ، جسے زخم گل ہے
وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے

شاعر کہتا ہے کہ لالہ کا پھول جو اپنی خوبصورتی اور خوشبو کی وجہ سے منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ لالہ کے بھی ا تشریح: کی، خوشبو اپنی خوبصورتی کے باعث دنیا میں ہے مثل ہے لیکن اس میں ایک کمی بھی ہوتی ہے وہ یہ کہ اس میں ایک داغ ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے پھول جو خوبصورتی میں کمال درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں جو باعث کو زخمی کر دیتے ہیں۔ حضور ﷺ کی ذات پاک پوری انسانیت کے لیے باعث رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ حکم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ ہی ہیں جن کی وجہ سے کائنات کے تمام رنگ جھلمل۔ آپ ﷺ کی ذات پاک رحمت بھی ہے، رحمت ہے۔ آپ ﷺ رحمت کی عملی تصویر ہیں۔ انسان کامل ہونے کا شرف صرف آپ ﷺ کو ہی حاصل ہے۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) صبا کہاں سے آتی ہے؟

جواب: صبا مدینہ شریف سے آتی ہے۔

(ب) باغوں میں کس کی خوشبو ہے؟

جواب: باغوں میں حضرت محمد ﷺ کی خوشبو ہے۔

(ج) شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟

جواب: شاعر کے دل میں یہ حسرت اور آرزو ہے کہ میں زندہ رہوں تو ہر سے دیار اور ہر جوی سوت بھی آنے تو تیسرے در پہ آئے۔

(د) شاعر اپنی حسرت اور آرزو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حسرت اور آرزو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ میں جوی رہوں، میرا نام کہ ہو جاؤں مسلی جوی رہ میں اپنی جان بھی قربان کر دوں۔

(ہ) خلعتی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

جواب: خلعتی و بلبل حضرت محمد ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۔ اس نعت میں ردیف کیا ہے؟

جواب: اس نعت میں ردیف "سے" ہے۔

۳۔ اس نعت کے قافیے کیا ہیں؟

جواب: اس نعت کے قافیے نور، کنکھور، آرزو، پہار سو، آرزو ہیں۔

۴۔ نعت کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نعت میں شاعر نے اپنی محبت، عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کا ذکر کرتی ہے۔ آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات دونوں جہانوں کے لیے باعث رحمت ہے۔ ہر جوی آرزو ہے کہ ہمیں اچھا اور با صرف آپ ﷺ کی محبت میں ہو۔ آپ ﷺ کی اطاعت باعث نجات ہے۔

۵۔ اسلے کے بدلے اور گل کے بدلے خار و ہے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسلے اور کلاب سے کسی شخص کے رائج اور اچھے زمانے کی علامت ہوتا ہے اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے ہر اور مشوبی اور تمام خوبیوں اور کمالات سے متصف ہیں۔

۶۔ عام (الف) میں دیے گئے الفاظ کو عام (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

عام (الف)	عام (ب)	عام (ج)
صبا	ایماں	
خلعتی	نور	
بلبل		

جگر	آرزو	کنکھور
جہاں	پہار سو	
حضرت	آرزو	
پہک سو	مروں	پہار سو
عرصت	کنکھور	آرزو
طیور	بلبل	نور
مکاں	ہر	ایماں

۷۔ نیچے دیے گئے اشارات کی مدد سے نعت کا خلاصہ لکھیں۔

صبا کا مدینے سے آنا ---------- خلعتی و بلبل اور رسول ﷺ کا ذکر ---------- دربار رسول ﷺ میں مرنے کی آرزو ---------- ہر طرف اسی کی خوشبو ---------- خاتمہ بہ بالخیر حضرت ---------- مکاں و لامکاں میں اسی کا ورد و ظہور ---------- سے رائج الوقت اور بے خار گل۔

جواب: **نعت کا خلاصہ**

شاعر امیر مینائی نے اس نظم نعت میں نہایت ہی محبت بھرے انداز میں حضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے۔ اور آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ شاعر امیر مینائی صبا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے صبا! جب تو مدینے سے ہو کر آتی ہو تو تم میں ضرور خوشبو ہوگی کیونکہ تم میرے محبوب حضرت محمد ﷺ کی گلیوں سے ہو کر آتی ہے۔ شاعر امیر مینائی صبح کے حسین وقت کے حوالے سے حضور ﷺ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صبح کے سہانے وقت میں جب ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں تو میرے دل کے خوش نصیبی سے بھی آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں بتاتے ہیں وہ رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کا ذکر کرتا ہوا۔ کائنات کا ایک ایک ذرہ آپ ﷺ کی تعریف میں مشغول ہے۔ شاعر کی حضور ﷺ سے محبت کی انتہا ہے کہ وہ اس کائنات کے ہر شے، ہر ذی روح کو حضور ﷺ کی ثنا بیان کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ پر ایمان لانے سے بڑھ کر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کی محبت ہمارا ایمان کا حصہ ہے۔ شاعر کو چاہے کہ میں اپنی زندگی کے باقی دنوں میں کریم نبی ﷺ کے روضہ پر حاضری کا موقع پاؤں۔ میرا جینا اور مرنا صرف نبی پاک ﷺ کے لئے ہی ہو۔ میں جب تک زندہ رہوں، رسول ﷺ کا ہی نام لیتا رہوں اور جب موت آئے تو وہ بھی مدینہ پاک میں آئے۔ یہی میری دلی خواہش ہے اور یہی میری دلی تمنا ہے آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لئے ہے۔ اس لئے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا بھی وجود ہر طرف ہے۔

ﷺ ہے۔ ۱۰،۱۰ بیتوں میں اس نے ہمارے ایمان کا حاصل آپ ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی بھی محبت ہے۔ انسان صرف کافی ہے بھی نبی پاک ﷺ کو دل میں رکھے۔ آپ ﷺ کو تخیل کائنات ہیں۔ اس کائنات کا حسن آپ ﷺ ہی کا مرہون منت ہے۔ دونوں جہاں آپ سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ حضور ﷺ کی خوشبو سے معطر ہے۔ ہر ذرہ آپ ﷺ کی تعریف میں مشغول ہے۔ ہر ذی روح آپ ﷺ کی ثنا بیان کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ شاعر کی حضور ﷺ سے محبت کی انتہا ہے کہ وہ اس کائنات کے ہر شے، ہر ذی روح کو حضور ﷺ کی ثنا بیان کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ پر ایمان لانے سے بڑھ کر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کی محبت ہمارا ایمان کا حصہ ہے۔ شاعر کو چاہے کہ میں اپنی زندگی کے باقی دنوں میں کریم نبی ﷺ کے روضہ پر حاضری کا موقع پاؤں۔ میرا جینا اور مرنا صرف نبی پاک ﷺ کے لئے ہی ہو۔ میں جب تک زندہ رہوں، رسول ﷺ کا ہی نام لیتا رہوں اور جب موت آئے تو وہ بھی مدینہ پاک میں آئے۔ یہی میری دلی خواہش ہے اور یہی میری دلی تمنا ہے آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لئے ہے۔ اس لئے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا بھی وجود ہر طرف ہے۔

۸۔ اعراب کی مدد سے لفظوں کو واضح کریں۔

خلعتی و بلبل، جگر کا کنکھور، حرصت، آرزو، طیور، رائج الوقت، خار کا گل

جواب: خلعتی و بلبل، جگر کا کنکھور، حرصت، آرزو، طیور، رائج الوقت، خار کا گل۔